

الفضل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
ہے اِن تینوں کا نام مآخذ

روزنامہ

۱۱ جمادی الثانی ۱۳۷۲ھ

پہم شنبہ

فی پریچہ دار

۱۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثیؑ

۱۸ جنوری ۱۸۸۱ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ۱۹۱۴ء میں خلافتِ عالم کی عہد داری سنبھالی۔ آپ کی وفات ۱۹۳۷ء میں ہوئی۔

طبیعتِ بعضہ تھالی اچھی تھی۔ احمدیہ احباب حضور کی محبت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے انہیں دعاؤں میں مددگار رہے۔

اخبار احمدیہ

۱۸ جنوری - محترم نواب محمد عبدالرشید صاحب کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع ملنے پر۔ کہ کل پندرہ ستمبر ۱۹۹۲ء کو کھانسی پر نسبتاً کمی تھی۔ لیکن مزوری بہت ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعاؤں میں مددگار رہیں۔

جلد ۲۲ ۱۹ ص ۳۶۵ ۱۹ جنوری ۱۹۵۴ء نمبر ۱۱

اسرائیل سے غزہ کا علاقہ پانچ دن کے اندر خالی کر دینے کا مطالبہ

جنرل اسمبلی میں پچیس ملکوں کی قرارداد پر بحث شروع ہو گئی۔

نیویارک ۱۸ جنوری - اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں کل پچیس ملکوں کی اس قرارداد پر بحث شروع ہوئی۔ جس میں اسرائیل پر زور دیا گیا ہے کہ وہ جزیرہ نما شہ سینا اور غزہ کے علاقے سے پانچ دن کے اندر اندر اپنی فوجیں واپس بلا لے۔ مصر کے وزیر خارجہ جناب محمود فوزی نے کہا اسرائیل نے اقوام متحدہ کے فیصلوں کا احترام نہ کر کے مشرق وسطیٰ کے امن کو پھر خطرہ میں ڈال دیا ہے۔ اسے اپنی فوجیں آج سے بہت جلد ہی واپس بلا لینا چاہیے۔

مصر سعودی عرب اور اردن کے نمائندوں کی کانفرنس

قاہرہ ۱۸ جنوری - قاہرہ میں آج مصر، سعودی عرب، اردن اور شام کے نمائندوں کی کانفرنس شروع ہو رہی ہے جس میں مشرق وسطیٰ سے متعلق صدر آئین اور غزہ کے نئے منصوبے کے بارے میں عرب ممالک کی پالیسی متعلق کی باتیں کی جائیں گی۔ نیز اردن کو مالی امداد دینے کا سوال بھی زیر غور آئے گا۔

شہزادہ عبداللہ و اشٹنگٹن جائیں گے

پینا ۱۸ جنوری - حکومت عراق نے فیصلہ کیا ہے کہ صدر آئین اور غزہ کے نئے منصوبے کے متعلق حکومت امریکہ سے بات چیت کرنے کے لئے شہزادہ عبداللہ کو واشٹنگٹن بھیج دے۔

پاکستان کو امریکی امداد کا جائزہ

کراچی ۱۸ جنوری - پاکستان کو ملنے والی امریکی امداد کے پروگرام کا جائزہ لینے کے لئے تین ارکان پر مشتمل ایک مشاورتی کمیٹی کو واشٹنگٹن سے کراچی بھیج دیا گیا ہے۔ یہ کمیٹی اپنا کام مکمل کرنے کے بعد صدر آئین اور غزہ کے نئے منصوبے پر پیش کرے گی۔

صدر شکر الیقوتی کی پندرہ تہروز سے ملاقات

نئی دہلی ۱۸ جنوری - شام کے صدر شکر الیقوتی پاکستان کا دورہ مکمل کرنے کے بعد پندرہ تہروز سے ملاقات کریں گے۔

حضرت مفتی محمد مصدق صاحب کا وجود ایک نہایت قیمتی چیز تھا

آپ کی وفات پر احمدی مشن نیویارک کیسے تفریت کا اظہار

نیویارک ۱۸ جنوری - احمدی مشن نیویارک کے مبلغ انیچارج محرم مولوی نور الحق صاحب اور لے حضرت مفتی محمد مصدق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالثیؑ ایہ اللہ تعالیٰ بفرہ العزیز کی خدمت اقدس میں حسب ذیل تعزیتی نو ارسال کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تقدیم صحابی اور سر زمین امریکہ میں اسلام کے اولین مبلغ حضرت مفتی محمد مصدق صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات احمدی مشن نیویارک کے لئے دینی رنج و اہم اور انتہائی صدمہ کا باعث ہوئی۔ حضرت مفتی صاحب رحمہ کا وجود ایک بیش قیمت وجود تھا اور عرب کے لئے تھوڑی جہت رکھتا تھا۔ خدائے مہربان سے دعا ہے کہ حضرت مفتی صاحب کی درجہ بند کرے اور آپ کی وفات سے جو غم پیدا ہوا ہے۔ اسے اپنے فضل سے پُر فرمائے آمین۔

کرنے والے ہیں "ان اس" کے نام لگا کر
مشرق وسطیٰ کے لئے لڑنے والے ہیں
۱۸ جنوری ۱۹۵۴ء کے روزنامہ "ان اس" کی اطلاع کے مطابق اردن بھی مشرق وسطیٰ کے لئے صدر آئین اور غزہ کی طرح ایک منصوبے کا اعلان کرے گا۔

اقتدار کے متعلق ضروری اعلان
اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا اشتہار روزنامہ الفضل میں فوراً شائع ہو جائے۔ تو اشتہار کے ساتھ ہی اجرت اشتہار بھی ارسال فرمادیں۔ پیشگی اجرت لینے کے بغیر کوئی اشتہار الفضل میں شائع نہیں کیا جائے گا۔ نقشہ اجرت اشتہارات طلب ہونے پر مفت ارسال کی جائے گا۔ (فیوض الفضل)

بھی کر رہے ہیں۔ حالانکہ اسلام ایسی رسومات اور ان پر بے پناہ دولت صرف کرنے کی مذمت کرتا ہے۔ اور صرف اس حد تک جانے کی اجازت دیتا ہے، جس قدر اعتدال کے اندر ہو۔

اتنے مصارف اٹھا کر اگر کچھ اسلام کی یا اپنی ہی سہولت کا ہوتی۔ تو پھر بھی کوئی بات ہوتی۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ چونکہ یوم میلاد کو محض ایک دل بہلانے کا سامان بنایا گیا ہے۔ اس لئے بجائے فائدہ کے اخلاق لحاظ سے بھی کچھ زیادہ نقصان ہی ہو رہا ہے۔

مسئلہ

کثیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل میں کل سے پھر زیر سماعت آ رہا ہے۔ اس مسئلہ کے حل نہ ہونے کی وجہ سے پاکستان اور بھارت دونوں کو جو نقصان ہو رہا ہے۔ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ بہت سے اخراجات کے علاوہ جو دونوں طرف سے ہو رہے ہیں۔ اور جو تعمیر کاموں کے لئے مفید ہو سکتے تھے۔ دونوں ملکوں کے درمیان شکر رنجی کی خلیج میں سے وسیع تر ہو رہی ہے۔ اور شاید کسی فریق نے اگر یہ سمجھ رکھا ہو۔ کہ زمانہ اس خلیج کو باٹ دیگا۔ بالکل اس کے الٹ تیسرے نکل رہا ہے۔

اگر ہم دونوں ملکوں کی گذشتہ تمام تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہمیں نظر آئے گا کہ ایک دوسرے کے تپتے ہوئے کے دونوں ملک ایک دوسرے سے سیاسی اور بین الاقوامی لحاظ سے بہت دور نکل گئے ہیں۔ اور مغربی شطران سیاست نے ان کی شکر رنجی کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں کہ جن کو ہمارا اور خوشگوار بنانے کے لئے سوہا یہ کام آج سے ہی شروع کر دیا جائے تو ایک قیمتی سال صرف کرنے پڑیں گے۔ اگرچہ مطلع آتا ہے کہ ایک ہو گیا ہے کہ بہت حالات پیدا کرنے کی رغبت دونوں ملکوں میں کہیں نظر نہیں آتی۔ بلکہ ڈر ہے کہ بڑھتے بڑھتے یہ پھوٹا ناسور نہ بن جائے۔ اور آخر دونوں کے لئے باعث ہلاکت نہ ثابت ہو۔ یقیناً یہ حالات بہت زیادہ حد تک کثیر کا مسئلہ حل نہ ہونے کی وجہ سے رو بکار آئے ہیں حقیقت یہ ہے کہ کثیر کا مسئلہ اتنا پیچیدہ نہیں ہے۔ جتنا پیچیدہ اس کو بنا دیا گیا ہے۔ اگر دونوں ملکوں کے بھی خواہ نیک نیتی سے اس کو حل کرنا چاہتے۔ تو آج سے دونوں پہلے چند گفتگوں کی بابت چیت سے یہ حل ہو سکتا تھا۔ دونوں ملک جمہوری اصولوں کو مانتے ہیں۔ اور حق خود ارادیت کے بظاہر زبردست حامی ہیں۔ اس لئے اصل مسئلہ یہ نہیں ہے، کہ کثیر کو کس ملک کے ساتھ الحاق کرنا چاہیے۔ بلکہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ کثیر کو حق خود ارادیت کا حق حاصل ہے یا نہیں؟

اس مسئلہ کوئی تشبیہ نہیں۔ کہ سرحدوں کے نقطہ نظر سے دونوں ملکوں کو کثیر کے ساتھ دلچسپی ہے۔ لیکن یہ بات جہاں خود غرضانہ ہے۔ وہاں جمہوری اصولوں کے پیش نظر ایسی نہیں ہے کہ کسی قوم کے حق خود ارادیت پر ضرب لگانے کا اسے بہانہ بنایا جائے۔ اس طرح تو کوئی سرحدی ملک آزاد نہیں رہ سکتا۔ اگر یہ اصول مان لیا جائے۔ کہ سرحد توڑ کر ملک کو حق ہے کہ اپنی سرحدوں سے ملنے ہوئے تمام گمراہ ملکوں پر قبضہ جمالے۔ تو دنیا میں کبھی اس نہیں ہو سکتا۔ تو جہاں سے ہم ایسے ملکوں سے خوشگوار تعلقات رکھیں۔ اور ان کے ساتھ حفاظتی معاہدات کریں۔ مگر یہ کسی طرح جائز نہیں سمجھا جا سکتا۔ کہ ہم ان پر قابض ہو جائیں۔ اور ان کی مرضی کے خلاف انہیں اپنے ملک کے ساتھ جبراً ملحق ہونے پر مجبور کریں۔

ہمارے کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ کثیر کا مسئلہ پہلے ہی اسی طرح حل ہو سکتا تھا۔ کہ ہم اس کے باشندوں کو آزادانہ حق خود ارادیت استعمال کرنے کا پورا پورا موقع دیں۔ اور جہاں تک کسی ملک سے اسحاق کا سوال ہے۔ اگر وہ دونوں میں سے کسی سے اسحاق کرنے کا فیصلہ کریں۔ تو اس کو وہ حق دل سے قبول کریں۔ اس سے کم از کم یہ فائدہ تو ہو گا۔ کہ دونوں ملکوں کے درمیان جو فضول کشمکش اور کھچاؤ ہے۔ وہ ختم ہو جائے گا۔ اگر کوئی ملک کثیر کو اپنا غلام بنا کر نہیں رکھنا چاہتا۔ تو اس کے لئے اس میں کوئی نقصان نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ اس مسئلہ کے حل ہوجانے سے ہمیں پوری پوری توقع ہے۔ کہ پاکستان اور بھارت کے تعلقات جیسا کہ قدرتا ہونا چاہیے۔ نہایت خوشگوار ہو جائیں گے۔ اور وہ اپنی اندرونی ترقی کے علاوہ دونوں ملکوں کے درمیان ملکی کی رشتہ کاری میں آئندہ نہایت موثر حصہ لینے کے قابل ہو جائیں گے۔ اس وقت تو یہ حال ہے۔ کہ دونوں کی باہمی رقابت اس لحاظ سے اچھے سے اچھے کام کو بھی سب سے نہیں چڑھنے دیتی۔ اور سامراجی اقوام ایشیائی اور افریقی ملکوں سے ناجائز انتفاع کرنے میں زیادہ سے زیادہ تقویت حاصل کر رہی ہیں۔ جو دونوں ملکوں کے ذاتی مفادات کے لئے بھی ہر لحاظ سے سخت نقصان رساں ہے۔

روزنامہ الفضل، روزہ

روزہ ۱۹ جنوری ۱۹۵۷ء

دینی تقریبات

لکھنؤ کے ایک صاحب کامر اسلہ بھارت کے اخبار تومی آواز میں شائع ہوئے جس میں صاحب موصوف نے میلادی محفلوں کا ذکر کیا ہے۔ جن کے مجموعی خرچ کا اندازہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”بجلی کے سامان اور اس کے لگانے وغیرہ کے مصارف کی تعداد بھی کیا ہزاروں سے نیچے رہی ہوگی۔ اس کے علاوہ میونسپلٹی کو لالڈ سپیکروں کے اجازت ناموں کی بدولت ۶ ہزار کے قریب وصول ہوئے۔ اور یہ صرف دو مہینوں کی ہے۔

شاہیا لوں۔ پنڈالوں وغیرہ عوامی محفلی آرائشی سامانوں کی فہرست کا بھی اس سے اندازہ فرمائیں۔ پھر دور دور تک کے مقصدوں۔ داغظوں اور عروں کے سفر خرچ۔ نذرانہ اور مہمان نوازی کی مددوں کا اٹھانہ فرمائیں۔ اور نہایت جگہ مٹھائی کا بھی۔ شہر کے اندر ہی دور کے محلوں سے ہزاروں شکر کرتے والے بیکوں۔ تانکوں۔ رکشوں اور بسوں سے آتے ہوں گے۔ علاوہ برہن ہر

میلاد جشن اگر کچھ بھی جشن کے درجہ کا ہو۔ تو میلاد کی طرح سیر ہی پان چائے مٹھائی وغیرہ کی دکان میں ہی ضرور لگ جاتی ہیں۔ اور بوڑھوں۔ جوانوں۔ بچوں سب بھی کی جیبوں سے حسب حیثیت اپنا ٹیکس وصول کر لیتی ہیں۔ اور بھی بہت سے چھوٹے چھوٹے جزئی مصارف نکل آئیں گے۔ ان سب کو ملا کر کیا ایک ستر لاکھوں

ہی بجلی اور لالڈ سپیکر کی ۶۰، ۷۰ ہزار کی رقم پر کچھ نہیں تو اتنا ہی اور مستزاد نہ ہو جاتا ہوگا۔ قیاس کن رنگستان من بہار مرا۔ اسی سے ہندوستان بھر کے چھوٹے بڑے سینکڑوں شہروں کے ہزار ہا ہزار میلادی جشنوں اور سیرتی جلسوں کا تخمینہ کیا جائے۔ تو کیا لاکھوں تک قیمت نہ جاتی ہو۔

پھر صاحب موصوف رائے زنی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”یہ اس مفلس قوم کا حال ہے۔ جس کے دنیا ہی کے بہت سے مصائب و مشکلات کا سبب اس کا اغلاس ہی خیال کیا جاتا ہے۔ باقی دین کے حق میں تو اس کی حیثیت ظاہر ہے۔ کہ دینی ہجو و لعب ہی کی زیادہ تر ہوتی ہے۔“

معاہدہ صدق جدید کا یہ کہنا درست ہے کہ

”پرانے طرز کی میلادی محفلیں منع کرنے والوں کی کم سے کم نیت تو اگر وہ ثواب اخروی کی رستی تھی۔ لیکن اب یہ جو نیا فیشن یوم النبی یا پرافٹ ڈے کا چلا ہے۔ اس نے وہ حسن نیت ہی غائب کر دیا ہے، اور قوم کی جیب پر جو بے اندازہ بار ڈال دیا ہے۔ اس کا کوئی حساب ہی نہیں۔ اب اسے کیا سمجھے۔

کہ جو چیزیں بظاہر اصلاح و نلاج کی معلوم ہوتی ہیں۔ دیکھنے ہی دیکھنے ان میں بھی شکر کا پہلو جو پر غالب آجاتا ہے۔ اور مفاسد کا غلبہ مصالح پر ہونے لگتا ہے۔“

حقیقت یہ ہے۔ کہ ہم نے یوم میلاد تو کیا تقریباً ہر دین تقریب کو بجائے عبادت کے رسم اور فیشن کا رنگ دے دیا ہوا ہے۔ یوم میلاد پر آج کل جو مصارف کئے جاتے ہیں۔ وہ محض دکھاوے اور ایک جشن سمجھ کر کئے جاتے ہیں۔ ان سے غرض نہ تو اپنی دینی اصلاح ہوتی ہے۔ اور نہ تبلیغ اسلام۔ حالانکہ عیدوں میں جو اسلام نے ہمارے لئے انتہائی خوشیوں کے دن مقرر کئے ہیں۔ ان کی خوشنیاں ہی عیدوں کی نمازوں میں مرتکز کر دی گئی ہیں۔ اگرچہ ان دنوں موقعوں پر کسی قدر زیادہ خرچ کرنے کی بھی اجازت دی گئی ہے۔ لیکن اسراف کی پھر بھی اجازت نہیں۔

اصل میں یہ بات ہم نے غیر اقوام سے سیکھی ہے۔ ہندوؤں اور عیسائیوں نے اپنے دین کو ایسی ہی رسومات میں تبدیل کر دیا ہوا ہے۔ دسہرہ اور دیوالی کی دیکھا دیکھی مسلمانوں نے بھی اپنی دینی تقریبات کو ہجو و لعب کی صورت دے دی ہے۔ ایسی حالت میں اخراجات کا بڑھ جانا لازمی تھا۔

یوم میلاد پر آج کل جو مصارف کئے جاتے ہیں۔ عیسائیوں کے کرسس کی نقل میں کئے جاتے ہیں۔ کرسس پر عیسائی کروڑوں روپیہ خرچ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح اب مسلمان

نائجیریا میں احمدی مبلغین کی وسیع پیمانہ پر تبلیغی اور تعلیمی سرگرمیاں

ریڈیو پر خطبات اور تقاریف اخبارات کے اور دیگر تبلیغی لٹریچر کی وسیع اشاعت

ملک کی تعلیمی تمدنی اور معاشی سرگرمیوں میں شرکت - پریس میں اثر و نفوذ
از مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب الہم - اے۔ بی۔ ٹی۔ مبلغ نائجیریا برصغیر وکالت ہندوستان

تبلیغی لٹریچر کی اشاعت اور فروخت

"اسلامک لٹریچر بک شاپ" کا نام نائجیریا بھر میں مشہور ہے۔ عمارت اس دکان میں مذہبی لٹریچر کے علاوہ کچھ سے متعلق ضروریات بھی چہا کی جاتی ہیں۔ نائجیریا کے علاوہ جس مغربی افریقہ کے دوسرے حصوں سے بیکرنگ مالک سے بھی آرڈر موصول ہوتے ہیں۔ عموماً کوئی دن حالی نہیں جاتا جبکہ عیسائی لٹریچر بڈلیر ڈاک باہر نہ بھیجا پڑتا ہو۔ اس کا بھی تمام تر کام سیکرنگ اور خط و کتابت اور اکاؤنٹ وغیرہ کا ہمیں خود ہی کرنا ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ جب کبھی ہمیں سے کوئی دورہ پر جاتا ہے۔ تو بہت سی تبلیغی لٹریچر اور اخبارات لائے جاتا ہے۔ اور راستہ میں اور مختلف مقامات پر فروخت کرتا ہے۔ ہفتہ کی رات کو جب ہم سبک چلے کرتے ہیں۔ تو اس میں بھی ڈکول کو لٹریچر خریدنے کی توجیہ دیتے ہیں۔

Muslim Prayer Book

جس کی یہاں مانگ بہت زیادہ ہے۔ ہمارے اپنے پریس میں تیار ہو رہی ہے۔

ہمارے اخبار Truth میں کسی نہ کسی کتاب کا جواب جو اسلام یا احمدیت کے خلاف ہو سلسلہ وار چھپتا رہتا ہے۔ اور جب یہ جواب مکمل ہو جاتا ہے۔ ہم اسے کتاب کی صورت میں چھپوا دیتے ہیں۔ چنانچہ تریب کے ایام میں دو کتاب کے جواب Truth میں شائع ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک ایک عیسائی پروفیسر کی کتاب کا جواب ہے۔

Qadiani - movement

کا جواب ہے۔ ایساں بنی کی کتاب کا جواب our movement عنقریب چھپ کر آئے گا۔ ہمارے اخبار میں اس کے متعلق اعلیٰ ہوتے ہیں جسے اس کے متعلق اعلیٰ آنے شروع ہو گئے ہیں۔ عیسائیوں کی توجیہ ہے۔ کہ یہ کتاب احمدیت کی تبلیغ میں بہت زیادہ عمدتائی ہوگی۔

ان کا بھی انتظام کی جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے اور لوازمات ہیں۔ جو اخباری کام سے متعلق ہیں مثلاً پرنٹ پڑھنے وغیرہ

پریس سے تعلق

اس اخبار کی وجہ سے ہمارا پریس میں اچھا خاصا روح ہے۔ اور اس کی وجہ سے دیگر تمام اسلامی تنظیمیں بنگا جی سوانج پر ہماری مدد حاصل کرنے کے لئے ہمیں ساتھ شامل کرنے پر مجبور ہو جاتی ہیں۔ اور اکثر ان کے پریس سے تمام امور ہماری وسالت سے ہی سرانجام پاتے ہیں۔ مثلاً کسی اسلامی ذریعہ یا نایزہ کے دورہ پر اس کے لئے پریس کا نوٹس بلانا۔ پریس ریلیز چھاپ کرنا سب جگہوں پر بھیجنا اور آگے والے جہانوں کو پریس سے اور نائجیریا کے دیگر کوائف سے روشناس کرانا وغیرہ ہمارے ذریعہ ہی سرانجام پاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارے آنے والے اسلامی نمایندگان پر یہ اثر واضح ہو جاتا ہے کہ نائجیریا میں اگر مسلمانوں کو کوئی باقاعدہ تنظیم ہے۔ تو وہ صرف احمدی مشن کی ہے۔ نائجیریا میں اسلام کے بارہ میں تحقیق کرنے والے بااوقات ریسرچر سے ملنے پانے ہی آتے ہیں۔ نیز ہمیں ہر قسم کی سیاسی مذہبی اقتصاد کی پریس کا فرائض میں شامل ہونے کا موقع ملتا ہے۔

نائجیریا کے جرنلسٹوں میں مکرم سینی صاحب ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ اس کی بنا پر تمام نائجیریا کے جرنلسٹوں کی ریڈیو (آر۔ بی۔ ایم۔ اے) کے مسائل آپ دلائل برپائی میں منتخب ہوئے ہیں۔

نیوز ایجنسی

حال ہی میں ہم نے ایک احمدی نیوز ایجنسی کا اجراء کیا ہے۔ جس کے ذریعہ سے ہم پریس وغیرہ کو احمدیت سے متعلق خبریں جہاں کہتے ہیں۔

اس سال کردہ اخبار اور لٹریچر کے ذریعہ احمدیت قبول کئے ہوئے ہیں جہاں بہت کا خط لکھا۔

اخبار

ہمارے شن کے ہاتھ میں اخبار Truth ایک ثابت ہو گیا ہے۔ ذریعہ تبلیغ ہے۔ مختلف ممالک کی اسلامی تنظیمیں اس کی وجہ سے اپنے سڑیچ اور مصلحتات کا تبادلہ کرتی ہیں اور بعض اہم شخصیات اس میں اشاعت کے لئے مضامین بھیجتی ہیں۔

اخبار کی اشاعت اور طباعت سے متعلق جس قدر سرگرمیوں ہیں۔ وہ بفضل خدا ہم پر عم خود ہی سرانجام دیتے ہیں۔ اولاً یہ اخبار ہمارے اپنے پریس احمدی مسلم پریس میں ہماری اپنی زبان میں Composed ہونے کی بنا پر ازالہ چھپ کر آنے کے بعد اس کی packing

Diapaleh اور folding کا تمام تر کام ہم خود اپنے ہاتھوں کرتے ہیں۔ اور پھر اس کی Circulation کے متعلق خط و کتابت اور اس کے آمد و خرچ کا پورا ریکارڈ رکھنا اور اس کے لئے اشتہارات حاصل کرنے کے لئے ٹنگ دو کرنا اور پھر ان کے ہول کی وصولی کا انتظام کرنا اور اس سے متعلق تمام تر خط و کتابت کرنا وغیرہ یہ سب کام ہر سرانجام دینا ہوتے ہیں بسا اوقات میں انجلیفٹ و انڈیا وغیرہ سے بھی اشتہارات موصول ہوتے ہیں۔ اسی محنت اور توجہ کا نتیجہ ہے کہ یہ اخبار پانچ سال سے بغیر کسی ایک بھی تاخیر کے گیارہ ماہ سے شائع ہو رہا ہے۔ ۳۰ ذریعہ سلاؤ ولٹ سے اس کی چھٹی جلد کا آغاز ہو رہا ہے۔ اخبار کے کام کے علاوہ ہم پریس میں ہمارے تبلیغی مینٹل کی طباعت کا بھی انتظام ہوتا ہے۔ اور جو آرڈر پریس کے کام کے بارے میں ہمارے آتے ہیں۔

خط و کتابت۔ اخبار تبلیغی لٹریچر کی طباعت و اشاعت ریڈیو پروگراموں میں شمولیت تبلیغی ایکچرٹس سرگرمیاں پریس بر نفوذ۔ پبلک جلسوں اور تربیتی جلسوں کا انعقاد۔ ٹاسک کی معاش اور تنظیمی سوسائٹیوں کے پروگراموں میں شمولیت۔ یہ وہ مخصوص ذرائع ہیں جن سے ہم یہاں کام لیتے ہیں۔ اور یہی ہماری روزمرہ کی سرگرمیاں ہیں۔

خط و کتابت

ہماری تبلیغی خط و کتابت نائجیریا تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ مغربی افریقہ کے دیگر ممالک کے علاوہ آسٹریلیا، جاپان، جرمن، ہالینڈ، انگلینڈ، سپین اور امریکہ وغیرہ سے بھی متعدد خطوط موصول ہوتے ہیں۔ ان ممالک کی بعض اہم شخصیتوں سے ہم خود بھی خط و کتابت کا آغاز کرتے ہیں۔ ان میں سے خود حق کے منشا ہی یہ سحر کرتے ہیں۔ کہ ان کو ہمارے شن سے قنارت ہمارے اخبار Truth سے یا leaflet میں مغربی افریقہ میں تبلیغ کے بارہ میں شائع شدہ بالخصوص آرٹیکل سے یا ان تازہ شائع شدہ کتاب سے حاصل ہوا ہے۔ جن میں مغربی افریقہ میں احمدیت کی تبلیغ کا خاص طور پر ذکر ہے۔

ان مختلف مقامات سے لوگ مختلف قسم کے سوالات بھیجتے ہیں جن کے جواب پناہ سے ذریعہ خطوط یا ذریعہ اخبار دیئے جاتے ہیں۔ اور ان کا مطلوبہ اسلامی لٹریچر ان کو بھیجا جاتا ہے۔ مغربی افریقہ میں گیمبیا کا مشن اس خط و کتابت کے ذریعہ قائم ہوا ہے۔ یہاں کے احمدی دست ہم سے باقاعدہ لٹریچر منگواتے ہیں۔ اور ہمیت کے خطوط بھی موصول ہوتے ہیں۔ ایک شخص نے امریکہ سے ہمارے ساتھ خط و کتابت کی۔ اور ہمارے

لَا يَكْفِيكَ اللَّهُ نَفْسًا أَوْسَعَهَا

(از کرم میاں عبدالحق صاحب راسخ ناتر بیت المال صدرنجن احمد پاکستان)

گناہے بگاہے نظارت بیت المال کو لینے ایسے احباب کے مستحق اطلاع ملتی رہتی ہے۔ جو صرف اس لئے چننے کی ادائیگی سے گریز کرتے ہیں کہ لاکھ آدھ لاکھ، اور ان کے خیال میں وہ آمدان کے دوزخ مرگے کے اخراجات کو کفایت نہیں کرتی، اس لیکن سے وہ چننے کی ادائیگی کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے۔ یا اپنی آمدنی اتنی گنتا کر لکھتے ہیں کہ چننے ان پر واجب ہوتا ہے، اس کا درکار یا میرواں حصہ ادا کر کے وہ مطمئن ہوجاتے ہیں کہ انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اگرچہ ایسے احباب کا تعداد بہت زیادہ نہیں ہے، لیکن چونکہ جماعت احمدیہ کے تکیام کی غرض ہی یہ ہے کہ وہ تمام افراد کو صراطِ مستقیم پر تامل کرے، اس لئے ہمہہ داران اور دوسرے مخلص احباب کا فرض ہے کہ اپنے کمزور بھائیوں کی اصلاح کے لئے اپنی طرف سے پوری پوری کوشش کریں۔ تاکہ وہ دعائیت کے چشمہ پر پہنچ کر بھی جو اللہ تعالیٰ نے نصیب اپنی بے پایاں رحمت کے طفیل اس زمانہ میں جادو کیا ہے، اس کے زندگی بخش پانی سے محروم نہ رہ جائیں۔ اور ایک معمولی غلط فہمی کی بنا پر نہ صرف اپنے لئے اللہ تعالیٰ کا فضل جذب نہ کر سکیں، بلکہ جماعت کی صفوں میں بھی رخصت اندازی کا باعث بن جائیں۔ اسے باری تعالیٰ تو ہماری جماعت کے تمام افراد کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔

اس بارہ میں میں اپنی اچھی طرح ذہن نشین کرنی چاہئیں:

پہلی بات تو یہ ہے کہ آدمی کی بیشی معنی ایک اعتباری امر ہے، بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ ایک معین رقم جو ایک شخص کے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتی، وہی رقم ایک دوسرے شخص کو نعمت غیر متنتیہ دکھائی دیتی ہے، سہار ملک میں کتنے افراد بھول گئے، جن کا آمد چار یا پانچ سو روپیہ ماہوار تک سمجھتی ہے، یقیناً ایسے افراد کی تعداد ایک فی صدی سے بھی کم ہے، لیکن فاکر کو کوئی طور پر بعض ایسے افراد کا علم ہے، جن کی آمد اس سے زیادہ ہے، لیکن وہ پھر بھی ہمیشہ شکستہ کی شکایت کرتے ہیں، اس کے برخلاف آپ کو کئی ایسے افراد ملیں گے، جن کی آمد ایک سو روپیہ سے اوپر نہیں ہوگی، لیکن وہ نہایت ہی مطمئن زندگی گزارتے ہیں، اور اپنی حیثیت کے مطابق ہر قسم کے چندوں میں حصہ لیتے ہیں، میری غرض یہ نہیں ہے، کہ دوست اپنی آمد میں بڑھانے کے لئے جدوجہد نہ کریں، ضرور کریں اور اللہ تعالیٰ ان کے لئے جس حد تک اپنے فضل کے دروازے

سورویہ چندہ دے، تو کسی غریب آدمی کو مجبور کیا جاوے، کردہ بھی سورویہ ہی چندہ ادا کرے، بلکہ جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ سورہ طلاق میں فرماتے ہیں:

لِيُنْفِقَ ذَوْسَعَةً مِّنْ سَعَتِهِ - وَمَنْ قَدَّرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ - لَا يَكْفِيكَ اللَّهُ نَفْسًا أَوْسَعَهَا

الآما آتھا سید جعل اللہ بعد عسر يسرا۔ چاہیے کہ فریضہ والا اپنے وسیع مال میں سے (ایک حصہ) خرچ کرے، اور جس شخص پر اس کا رزق تنگ کیا گیا ہے، اس کو بھی چاہیے کہ وہ اسی میں سے جو اللہ تعالیٰ نے اس کو دیا ہے، (ایک حصہ) خرچ کرے۔ اللہ کسی شخص پر ذمہ داری نہیں ڈالتا، مگر اس کے مطابق جو اس نے اس شخص کو دیا ہے، دتم اس نسخہ کو آزا کر تو دیکھو وہ وعدہ کرتا ہے کہ اللہ ضرور ہی تنگی کے بعد آسانی پیدا کر دے گا، پس ہر شخص جو اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ سے فائدہ اٹھانے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتا ہو، اس کو سمجھانا چاہیے، کہ جماعت ہر شخص سے اس کا استطاعت کے مطابق ہی قربانی کا مطالبہ کرتی ہے، مثلاً چندہ عام ہے، اس کی شرح ایک آنہ فی روپیہ ہے، جس شخص کی آمدنی بیس روپے ماہوار ہے، وہ صرف سو روپیہ ماہوار ادا کرے، اور جس شخص کی آمدنی دوسرا روپیہ ماہوار ہے، وہ سو سو روپیہ چندہ عام دے، اسی طرح چندہ جلسہ سالانہ سمجھ لیجئے، جس شخص کی آمدنی ایک سو روپیہ ماہوار ہے، وہ دس روپے اس میں ادا کرے، اور جس شخص کی آمدنی ایک ہزار روپیہ ماہوار ہے، وہ ایک سو روپیہ چندہ جلسہ سالانہ دے، اسی طرح ہر شخص سے اس کی حیثیت کے مطابق رقم کا مطالبہ کیا جاتا ہے، سوال صرف ایمان کا ہے اگر کسی شخص کو اپنے عہد کا پاس ہو، اور اسے اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر ایمان ہو، تو وہ اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ اگر اس کی آمدنی کے بندہ حصے اس کی دنیاوی ضرورتیں پوری نہیں کر سکتے، تو سو لوہوں حصہ کو بھی اپنی ذات پر خرچ کرنے سے اسے نارخ البالی نصیب نہیں ہو سکتی، البتہ یہ ضرور ہوگا، کہ وہ اپنے عہد دہیت میں بھی سچا ثابت نہیں ہوگا، اور اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کے لئے جو فضلوک بشارتیں دی ہیں، ان سے کوئی محروم نہ جائے گا، دنیا میں بھی ادا فرت میں بھی ہر عاقل کو سزا چلی ہے، کہ وہ ایک نہایت قلیل رقم کی خاطر جو اس کے بندہ کے اخراجات میں کوئی نمایاں فرق نہیں کر سکتی، اپنے آپ کو اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی لائتہا

نعمتوں سے محروم کرے، اور آخرت میں اس جنت کا حق دار نہ بنے، جس کی وصت زمین آسمان میں، وہ ان پر ہمیشہ کاروں کے لئے تیار رکھی ہے، جو شادمانی کی حالت میں بھی خرچ کرتے ہیں اور بد حالی میں بھی دوسرا دعوا الی معفوفاً من دیکم وحبثہ عرضھا السموات والارض اعدت لالمؤمنین - الذین یتصدقون فی المسراء والضرراء آل عمران ع ۱۴)

تیسری بات جس کے سمجھنے اور سمجھانے کی ضرورت ہے، وہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی رو سے ایک طرف توفیق کی تنگی بھی ایک آزمائش ہے، جیسا کہ بندگی کی فریضہ بھی آزمائش ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں، فاما الانسان اذا ما ابتلہ ربه خاکر مه وانعمه فيقول لبي اكرمن - واما اذا ما ابتلہ فقد ر عليه رزقه فيقول لبي اهانن (سورہ فجر) پس جو انسان (اپنا ہو کر) جب بھی اس کا رب اس کی آزمائش کرے، اور اس کو عزت بخشنے، اور اس کو کوشش عطا کرے، تو وہ کہے میرے رب نے مجھے معزز کیا، مگر جب وہ اس کی آزمائش کرے، اور اس کا رزق اس پر تنگ کر دے، تو وہ کہے میرے رب نے مجھے ذلیل کیا، اور دوسری طرف قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی آزمائش ضرور کرے گا، اور اس آزمائش کا ایک حصہ مالوں میں کمی ہوگا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں، احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وهم لا یفطنون - ولقد فتنا الذین امن قبلہم فلیعلمن ان اللہ الذین صدقوا ولیلعلمن انکذوبین - (عنکبوت ع ۱)

کیا لوگوں نے گمان کر لیا، کہ وہ چھوڑ دیئے جائیں گے، محض اس بات سے کہ وہ کہہ دیں ہم ایمان لائے، لیکن ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی، حالانکہ ہم نے یقیناً آزمائش کا نتیجہ ان لوگوں کی جان سے پہلے ہی دیکھا ہے، اور اللہ ضرور ظاہر کر دیا ان لوگوں کو جو سچے تھے اور جو جھوٹے تھے، اور اللہ ضرور ظاہر کر دیا، پھر فرمایا، ولتبلونکم بشری عمن الخوف والجموع ونقص من الاموال والافسوس والتمیات، و لبتشر المصابرین - اور ہم ضرور تمہاری آزمائش کریں گے، کچھ خوف دکھائے، اور بھوک دہا کر کے، سے اور کچھ تمہاری مالوں - جانوں اور بھولوں میں کمی کرنے سے اللہ صبر کرنے والوں ذماتہ قدم رہنے والوں، کو تباہ رت دے، پس جب مال کی کمی بھی آزمائش کا ایک حصہ ہے، اور بغیر آزمائش کے اللہ تعالیٰ چھوڑنے کا نہیں، تو کیا ہر شخص کو یہ کوشش نہیں کرنی چاہیے (ربانی صفحہ ۸۴)

مرکزی دفتر اور ہال خدام الاحمدیہ

غیر معمولی جدوجہد

خدام الاحمدیہ کے جملہ عہدیداروں اور ارکان کی فوری توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خدام الاحمدیہ کے مرکزی دفتر اور ہال کی تعمیر کے لئے ۱۹۵۰ء کے سالانہ اجتماع میں فیصلہ لیا گیا تھا کہ اس مقصد کے لئے تین سال میں پچاس ہزار روپیہ جمع کیا جائے۔ مگر بعض مجالس کی اس طرف کا حصہ توجہ نہ دینے کی وجہ سے ابھی تک مجوزہ رقم صرف نصف رقم ہی جمع ہو کر مرکزی مجلس نہیں پہنچی۔ جس کی وجہ سے ابھی تک یہ عمارت تشہد تکمیل ہے۔

لہذا اس سال سالانہ اجتماع پر شہنشاہی کے جملہ ممبران نے یہ محسوس کیا ہے کہ اس کی فوری تکمیل ضروری ہے۔ لہذا فیصلہ کیا گیا ہے کہ نصف رقم جو چونتیس ہزار کے لگ بھگ ہے اس کی فراہمی کے لئے ہر ممکن ذرائع اختیار کئے جائیں۔ لہذا جملہ مجالس تیر کے مجوزہ بجٹ کا بغیر کسی سال کے اندر اندر ادا کرنے کی کوشش کریں۔

مزید یہ تجویز کیا گیا ہے کہ جو مجالس یا حضرات سدرج ذیل صورت میں آٹھ ہالوں کو ملنے والے لئے ایک مثال قائم کریں، ان کے نام دفتر مرکزی کے ہال میں مندرجہ ذیل لکھے جائیں۔ تاکہ رستی ذرا تک ان کے لئے دعا ہو، وہی ہے اور وہ زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن سکیں۔

- (۱) ایسی مجالس جو اپنے مجوزہ بجٹ سے پانچ لاکھ ڈالیم کو کم سے جمع کرائیں۔
- (۲) ایسے حضرات جو کم از کم یکھند روپیہ بطور عطیہ دیں۔
- (۳) ایسے خدام جن کا شرح کے مطابق یکھند یا اس سے اوپر بنتا ہو اور اس سال کے اختتام تک ڈیڑھ لاکھ ادا کریں۔
- کیونکہ یہ دفتر اور ہال مجلس عالمگیر کے مرکز میں تعمیر ہو رہا ہے۔ لہذا بیرونی سماج کی مجالس اور ارکان سے بھی امید لی جاتی ہے کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لیتے ہیں پاکستان کی مجالس اور ارکان سے پیچھے نہیں رہیں گے۔

رسالہ تشہید الاذیان کا دوبارہ اجراء

احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے پسندیدہ روزانہ رسالہ اشاعت ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے نئے سال کے شروع سے بچوں اور بچیوں کے لئے رسالہ تشہید الاذیان کے نام سے جاری ہو رہا ہے۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ عنہم العزیز نے پسند فرمایا ہے کہ اس رسالہ کا نام تشہید الاذیان ہی رکھا جائے۔ یہ ایسی رسالہ کا نام ہے جو حضور ایدہ اللہ عنہم العزیز نے خود جاری فرمایا تھا۔ اور یہ نام حضرت سید موسیٰ علیہ السلام نے تجویز فرمایا تھا۔

ہر ماہ پاپ کے لئے بچوں کی تربیت اور ان کے لئے دینی ماحول مہیا کرنے کا مہم سب سے اہم ہوتا ہے۔ یہ رسالہ اشاعت اللہ العزیز کا ہی حد تک اس ضرورت کو پورا کرے گا۔ یہ رسالہ جینز میں دوبار اشاعت ہو کر آئے گا۔ اس کا سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہوگا۔ اجاب سے درخواست ہے کہ جلد اس رسالہ کی خریداری منظور فرمائیں اور سالانہ چندہ کی رقم پیشگی ارسال فرمائیں۔

جو دست ۱۳۱ جزی کے لئے ایک ضربدار بن کر سالانہ چندہ جمعوا دیں گے ان کے نام پہلے نمبر میں رسالہ کے ذریعہ جدید کے بنیادی خریداروں کے طور پر بشکریہ کے ساتھ درج ہوں گے۔ اشاعت اللہ العزیز۔ خاکسار ابو لطفہ جازہ جزی

جلسہ سالانہ کے ایام میں گم شدہ خانگی حسیٹ

مؤرخ ۲۸ نومبر کو درجہ جلسہ گاہ میں طے ہو گیا کہ ایک دست کا خانگی حسیٹ چوڑے کے ہن دالا۔ درجیب میں دو بوڑھے۔ دستا نے ایک چوڑے کا اور دوسرا اون کی رو گیا تھا جس دست کو لاجو۔ دستر پڑا میں پہنچا کر عنبر اللہ ماجد ہوں۔ ناظر حفاظت ربوہ

تحریک جدید اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنا کا ذریعہ

زیبا! "یاد رکھو! چندہ اس لئے نہیں ہوتا کہ اس سے ضروریات پوری ہونگی کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کام رکے نہیں رہتے بلکہ اس لئے ہوتا ہے کہ اس سے ایمان بچتے رہتے ہیں"

آپ کو ایسا واسطے تحریک و تحریر میں دلائل جاتی ہے کہ آپ اپنے ایمان کو بہادری کی طرح مضبوط کرنے کے لئے "تحریک جدید کے جہاد کبیر" میں حصہ لیں۔ تحریک جدید کا جہاد ہے جو "جاہد ہم بہ جہاداً کبیراً" کہ تم قرآن کریم کو لے کر جہاد کبیر کرو جس سے بڑا عمل ہی ہے۔ اسی لئے حضور نے فرمایا۔

"اگر تم سمجھتے ہو کہ تم نماز و روزوں سے جنت لے لو گے، تو تمہاری مرضی لیکن اگر تم سمجھتے ہو کہ جنت کے حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل کی ضرورت ہے، تو اس کا فضل اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ تم تحریک جدید میں حصہ لو، تکالیف اور مشکلات آتی ہیں۔ تو آنے دو۔ لیکن تبلیغ کو نہ چھوڑو، تاکہ نجات تمہارا دامن نہ چھوڑے اور تا تم رسول کریم علیہ السلام سے کہہ لو کہ تم آپ کی شفاعت کے مستحق ہیں؟"

پس ان احباب کو ام اور ان جماعتوں کے کارکنان سے عرض کی جاتی ہے۔ جن کے وعدے اسی تک مہل نہیں ہونے اگرچہ وہ دعویٰ کی دو دین میں یا اس سے زیادہ قسطیں ارسال کر چکے ہیں۔ لیکن ان کے بعض احباب باہر گئے ہیں یا سفر میں یا بعض نے غفلت اور سستی سے حصہ نہیں لیا ان کی فہرست مہل کر کے آخر جنوری تک مرکز میں ارسال فرمائیں۔

دوسری نہایت ضروری بات کا اعلان دیا جاتا ہے کہ جو احباب کرام وعدے دے چکے ہیں ان میں سے جو کسی نے نہ کیا ہے وہ ضروری اور مارچ میں اپنے وعدے کو فیصدی پر لے کر لے کر طرقت فرما لیں اور دل میں پختہ مزاج کریں کہ ۳۱ مارچ تک اپنا وعدہ ضرور پورا کرنا ہے۔ کیونکہ ان کی بادرستی ان کو سابقوں الا و لوفت میں شامل کرنے کا اور زیادہ فریب کا ذریعہ ہے۔ اور یہ سلسلہ کئی زیادہ مفید نہیں جو احباب ۳۱ مارچ تک اپنے وعدے کو فیصدی ادا کریں گے۔ ان کے نام اس مارچ کے چند حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے اور ان کا یہ عمل اقدام درمروں کے لئے اجارہ افضل میں بھی شائع کر دیا جائے گا۔ اشاعت اللہ تعالیٰ جو احباب وعدے کے ساتھ ہی ادا کرنا چکے ہیں ان کی فہرست مندرجہ حضوریں دعا کے لئے پیش کر کے اجارہ میں شائع ہوگی۔ اللہ اشاعت اللہ تعالیٰ۔

اپنے ٹیلیفون نمبر سے مطلع فرمائیں

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ میں ٹیلیفون لگ چکے ہیں اور ٹرانک کال بھی جاری ہو چکی ہے۔ چونکہ ابھی تک ڈاکٹر کڑی میاں جیبا نہیں ہوئی۔ اس لئے وہ سے باہر کے دوست جن کے ہاں ٹیلیفون لگے ہو ان کے اپنے اپنے ٹیلیفون کے نمبروں سے اطلاع دیں تاکہ وہ دفتر میں فونٹ کر کے جائیں اور وقت ضرورت ان سے ناگہانہ اتفاقاً جا سکے۔ فونٹ۔ ربوہ کے ٹیلیفون کے نمبرات الفضل نمبر ۱۲۱۶ میر شائع ہو چکے ہیں۔ (ناظر غلط)

اعلان دارالقضاء

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو عدوی محمد رفیق صاحب کو کٹری ٹیکسٹری کے ماضی برائے تین سال منظور فرمایا۔ متعلقین مطلع رہیں۔ ناظم دارالقضاء

درخواست نامہ دہا۔ میرے بھائی مسعود احمد فریقہ کے بیٹے کا پتہ ۱۲۱۶ میر شائع ہو چکا ہے۔ کٹراری میں ہوا ہے۔ احباب کا ششایان کے لئے درود دل سے دعا فرمائیں۔ (ایڈیٹر ناظر ظہور احمد صاحب ربوہ)

سلامتی کو نسل میں ملک فیروز خان نوٹ

تقریر کا متن

۱۹ جنوری ۱۹۵۷ء کو سلامتی کو نسل میں وزیر خارجہ پاکستان مولانا فیروز خان نوٹ نے کشمیر کے مسئلہ پر جو تقریر کی اس کا متن درج ذیل ہے۔

وزیر خارجہ ملک فیروز خان نوٹ نے اپنی تقریر میں ہندو ریاستوں کو کشمیر میں استصواب کرانے کے بین الاقوامی مبادیے پر عمل درآمد میں تامل دیکھ کر اس کی توجیز منجھڑے کے نام سے ڈاکٹر فریڈرک گرامس کی تجویز پر حکومت پاکستان نے ۱۹۵۳ء میں بھارتی حکومت سے جو براہ راست بات چیت کی وہ اپنے مقصد کے حصول میں ناکام رہی ۱۹۵۳ء میں براہ راست بات چیت کا کام نہ ہونے کا وجہ سبب یہ تھا کہ بھارتی حکومت اپنی مہذب دھری پر قائم رہی اور اس سے اندازہ دسمبر ۱۹۵۶ء میں کشمیر کے متعلق جو بین الاقوامی ذمہ داری قبول کی تھیں انہیں پورا کرنے میں بھارتی حکومت آمادہ نہ ہوئی۔

۱۹۵۷ء کو بھارتی یونین میں ریاستوں میں کشمیر کے اقدام کے لئے اقدامات کر رہی ہے یہ کارروائی صحافتی کونسل کی درخواست پر ہوا تھا اور بھارت کی قبولیت کی قبولیت دہرائے اسے کالم کرتے تھے۔

۱۸ دہائیوں میں ہندوستان کو متحد و جنگ باکسی غیر ملک سے بات چیت وغیرہ کا کوئی اختیار نہیں تھا۔ تاج کے نام سے ان کے اندرونی معاملات میں بھی دخل دینے کا حق حاصل تھا۔ اس طرح دہلیوں میں ہندوستان کی داخلی خود مختاری بھی محدود کر دی گئی تھی۔ تاج کا نام نہ کسی ریاست کے حکمران اور ریاستی عوام یا مجموعی طور پر رائے ہندوستان کی فلاح و بہبود کے پیش نظر ریاستی معاملات میں مداخلت کو سکتا تھا۔ مختصر یہ کہ کشمیر اور دوسری سب ہندوستانی ریاستیں عملاً برابری سکرانی میں محض زیر حفاظت علاقے تھے۔

۱۹۵۶ء میں پانچ تمام خیال یہ تھا کہ ملکی تقسیم کے بنیادی اصول کے پیش نظر پاکستان سے منسلک اکثریت کی ریاستیں پاکستان میں شامل ہوں گی۔

۱۹۵۷ء میں اس طرح جوں و کشمیر کے معاملے میں ہی یورپیشن بائیکل واقع ہے کہ اس ریاست کا حکمران ہندوستانیوں کی مہ فی صدی آبادی سکھوں پر مشتمل تھی۔ اس ریاست کا علاقہ پاکستان سے منسلک تھا۔ سیاسی اقتصاد، فوجی، ثقافتی جزو خیالی اور دوسرے تمام وجوہ کے پیش نظر پاکستان سے اس ریاست کا الحاق ایک قدرتی عمل ہوتا۔

۱۹۵۷ء میں اس طرح جوں و کشمیر کے معاملے میں ہی یورپیشن بائیکل واقع ہے کہ اس ریاست کا حکمران ہندوستانیوں کی مہ فی صدی آبادی سکھوں پر مشتمل تھی۔ اس ریاست کا علاقہ پاکستان سے منسلک تھا۔ سیاسی اقتصاد، فوجی، ثقافتی جزو خیالی اور دوسرے تمام وجوہ کے پیش نظر پاکستان سے اس ریاست کا الحاق ایک قدرتی عمل ہوتا۔

۱۹۵۷ء میں اس طرح جوں و کشمیر کے معاملے میں ہی یورپیشن بائیکل واقع ہے کہ اس ریاست کا حکمران ہندوستانیوں کی مہ فی صدی آبادی سکھوں پر مشتمل تھی۔ اس ریاست کا علاقہ پاکستان سے منسلک تھا۔ سیاسی اقتصاد، فوجی، ثقافتی جزو خیالی اور دوسرے تمام وجوہ کے پیش نظر پاکستان سے اس ریاست کا الحاق ایک قدرتی عمل ہوتا۔

۱۹۵۷ء میں اس طرح جوں و کشمیر کے معاملے میں ہی یورپیشن بائیکل واقع ہے کہ اس ریاست کا حکمران ہندوستانیوں کی مہ فی صدی آبادی سکھوں پر مشتمل تھی۔ اس ریاست کا علاقہ پاکستان سے منسلک تھا۔ سیاسی اقتصاد، فوجی، ثقافتی جزو خیالی اور دوسرے تمام وجوہ کے پیش نظر پاکستان سے اس ریاست کا الحاق ایک قدرتی عمل ہوتا۔

۱۹۵۷ء میں اس طرح جوں و کشمیر کے معاملے میں ہی یورپیشن بائیکل واقع ہے کہ اس ریاست کا حکمران ہندوستانیوں کی مہ فی صدی آبادی سکھوں پر مشتمل تھی۔ اس ریاست کا علاقہ پاکستان سے منسلک تھا۔ سیاسی اقتصاد، فوجی، ثقافتی جزو خیالی اور دوسرے تمام وجوہ کے پیش نظر پاکستان سے اس ریاست کا الحاق ایک قدرتی عمل ہوتا۔

(۱۶) لاہور ٹریڈ میں نے الحاق کے سوال پر ہندوستانی حکمرانوں کو مجبور دیا حکومت ہند اور برٹش نیشنل کانگریس کو اس سے کامل اتفاق تھا۔ یہ مشورہ ملکی تقسیم کے بنیادی اصول پر مبنی تھا۔ اگر بھارت میں اصول کا پاس کرنا یا الحاق کے سوال پر اپنا رویہ تبدیل نہ کرنا تو جموں و کشمیر، جونا گڑھ اور جید آباد کی تین ریاستوں کے بارے میں کوئی تنازعہ پیدا ہونے کا ثبوت نہ آتی۔

(۱۷) ایک مسلم حکمران۔ نوب آف جونا گڑھ نے پاکستان سے الحاق کا اتفاق کیا اور اس ریاست میں ہندو آبادی کا اکثریت تھی۔ نوب کے اقدام پر بھارتی حکومت نے شدید احتجاج کیا۔ بھارتی حکومت نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ بھارتی اقتدار ختم ہو جانے پر ہندوستانی ریاست میں خود مختار رائے حقوق اس ریاست کے عوام کو منتقل ہو گئے ہیں۔ بھارتی حکومت نے ستمبر ۱۹۴۷ء میں اعلان کیا کہ پاکستان نے جونا گڑھ کا الحاق قبول کر کے بھارتی خود مختاری اور علاقائی سالمیت پر حملہ کیا ہے۔ بھارت نے اس کا تقسیم کے لئے شدہ اصولوں کا خلاف ورزی کرتے ہوئے پاکستان کی سرحدوں اور دائرہ اثر میں توسیع بھارت کی سالمیت کو نقصان پہنچانے کی ایک واضح کوشش ہے۔ جونا گڑھ بھارتی فوج نے جونا گڑھ پر حملہ کر دیا اور بھارت نے طمانت کے بل پر ریاست پر قبضہ کر لیا۔

(۱۸) ریاست جید آباد میں بھی ہندو آبادی کا اکثریت تھی۔ اس ریاست کا رقبہ فرائض کے برابر ہے۔ اس کی مجموعی آبادی تقریباً کروڑ تھی۔ اور ریاست کا حکمران مسلمان تھا۔ یہاں پر بھی بھارتی حکومت نے جونا گڑھ سا رویہ اختیار کیا۔ نظام دکن بھارت پاکستان میں سے کسی ملک سے بھی الحاق نہیں جانتے تھے۔ نظام کی خواہش یہ تھی کہ وہ بھارتی حکومت سے کسی خاص معاہدے کے تحت تعلقات قائم کریں تاکہ ان کی ریاست کو کسی حد تک آزادی حاصل رہے۔ نظام اس سوال پر استصواب کرانے کے لئے بھی تیار تھے۔ لیکن بھارتی حکومت نے اس طرح عمل کو برداشت نہ کیا۔ چنانچہ ستمبر ۱۹۵۸ء میں بھارتی فوج نے جید آباد پر حملہ دیا اور نظام کی فوج کو شکست دینے کے بعد بھارت نے ریاست پر قبضہ کر لیا اور یہاں فوجی حکومت قائم کر دی۔

(۱۹) ان حقائق کے پیش نظر بھارت کی موقف یہ تھا کہ ہندو اکثریت رکھنے والی ریاست کو بھر حال بھارت سے ہی الحاق کرنا چاہیے۔ خواہ اس ریاست کا مسلمان اکثریت رکھتا ہو۔ اس الحاق کے خلاف ہی کوئی وجوہ ایسی صورت میں حکومت ہندو استصواب کا مفکر نہ ہو کہ اسے کوئی تنازعہ نہ ہو۔

(۲۰) ایک مسلم اکثریت رکھنے والی ریاست کو بھر حال بھارت سے ہی الحاق کرنا چاہیے۔ خواہ اس ریاست کا مسلمان اکثریت رکھتا ہو۔ اس الحاق کے خلاف ہی کوئی وجوہ ایسی صورت میں حکومت ہندو استصواب کا مفکر نہ ہو کہ اسے کوئی تنازعہ نہ ہو۔

(۲۱) ایک مسلم اکثریت رکھنے والی ریاست کو بھر حال بھارت سے ہی الحاق کرنا چاہیے۔ خواہ اس ریاست کا مسلمان اکثریت رکھتا ہو۔ اس الحاق کے خلاف ہی کوئی وجوہ ایسی صورت میں حکومت ہندو استصواب کا مفکر نہ ہو کہ اسے کوئی تنازعہ نہ ہو۔

(۲۲) ایک مسلم اکثریت رکھنے والی ریاست کو بھر حال بھارت سے ہی الحاق کرنا چاہیے۔ خواہ اس ریاست کا مسلمان اکثریت رکھتا ہو۔ اس الحاق کے خلاف ہی کوئی وجوہ ایسی صورت میں حکومت ہندو استصواب کا مفکر نہ ہو کہ اسے کوئی تنازعہ نہ ہو۔

(۲۳) ایک مسلم اکثریت رکھنے والی ریاست کو بھر حال بھارت سے ہی الحاق کرنا چاہیے۔ خواہ اس ریاست کا مسلمان اکثریت رکھتا ہو۔ اس الحاق کے خلاف ہی کوئی وجوہ ایسی صورت میں حکومت ہندو استصواب کا مفکر نہ ہو کہ اسے کوئی تنازعہ نہ ہو۔

اس بھارتی فیصلے کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ ایک مسلم اکثریت رکھنے والی ریاست کو بھی بھر حال پاکستان سے ہی الحاق کرنا چاہئے خواہ اس ریاست کا ہندو حکمران کوئی اور فیصلہ کرے۔

(۲۴) جب کشمیر کا مسئلہ سامنے آتا ہے تو بھارت اپنے فلسفہ کو ترک کر دیتا ہے۔ یہاں ایک ہندو حکمران نے بھارت سے الحاق کی پیشکش کی تھی۔ حالانکہ ریاست کی مے مفید رہی آبادی مسلمانوں پر مشتمل تھی۔

(۲۵) جب فرعونہا تو حکومت ہند نے ریاستی عوام کی خواہشات کے برعکس ایک ایسے مہاراجہ کی طرف سے الحاق کی تجویز اور میکانیکی پیشکش قبول کی۔ جسے ریاستی عوام نے سرکشی سے نکال دیا۔ مہاراجہ کی رائے اور اپنی رائے پر اس کا رہا سہا اختیار بھی ختم ہو گیا تھا۔

بعد ازاں بھارتی فوجیں مسلم آبادی کو غلام بنانے کے لئے طیاروں کے ذریعہ کشمیر پہنچائی گئیں۔ اس وقت سے لیکر ہندوستان کشمیر کے ایک ایسے حصہ پر قبضہ ہوئی ہے جسے چلاؤں کہا جاتا ہے۔ جہاں ریاستی آبادی کا بیشتر حصہ مسلمان ہے۔

(۲۶) مختصر یہ ہے کہ بغاوت تنازعہ کشمیر پیدا کرنے کے موجب ہوئے۔ اگر ہندوستان ریاستوں کے بنیادی اصول الحاق کا احترام کرتا۔ اور کشمیر کے معاملے میں بھی اس کی روش دہی ہوتی جو اس نے جونا گڑھ اور جید آباد کے مسئلہ میں اختیار کی تو کشمیر کا کوئی تنازعہ پیدا ہی نہ ہوتا۔ (دہلی)

کرم الہی صاحب انصاف اللہ موسیٰ متوجہ ہوں

کرم الہی صاحب انصاف اللہ موسیٰ صاحب مہتمم مسجد احمدیہ لاہور موسیٰ خاں صاحبی پورہ جو کہ پچھلے کراچی میں کام کرتا تھا ریاست ہائے کوہہ زبان سے سلسلہ چلا آیا ہے۔ اس کی دوست کو علم ہو تو مزید ذیل بتنے پر اطلاع دی یا اگر وہ خود پڑھیں تو فوراً لکھ کر سنبھالیں کیونکہ ان کی ملازمت کا بندوبست ہو گیا ہے۔ حاجی اشرف داتا پڑھنے پر حجت امتحان لاء موسیٰ خاں صاحبی پورہ۔

دعا ہے

میری خوش دامین صاحبہ رقیبہ چوہ کو مانتا پائی میں امانتہ دار اللہ رحیموں احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کی معصرت زمانے کے دھات ملنے اور مرحومہ صاحبہ کو جس عطا فرمائے۔ جن۔ مرحومہ اپنے پیچھے پانچ کھانوں کو بھیجے اور پانچ کھانوں کو بھیجے۔

لَا يَكْفِيكَ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا دَسَعَهَا

کہ ہر شخص نے اپنی آمد کے مطابق بچت کی ہے۔ یا نہیں۔ کیونکہ

لَا يَكْفِيكَ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا دَسَعَهَا

اللہ کسی پر ذمہ داری نہیں ڈالتا سراسر کی قوت کے مطابق اور بدایت وہی لوگ حکم کر سکیں گے جو صفا درخت ہوتے ہیں یثقفون ہم نے ان کو جو کچھ مجھ دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔
وَالْآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
خاکسار۔

عبد الحق دامہ
ناظر بیت المال دہلوی

کہ آزمائش کے وقت اپنے وعدوں اور ذائقہ کو نہ بھولے۔ اور اللہ تعالیٰ جتنا بھی رزق کی بابت کوشش کو رواں کرے اس میں سے اللہ تعالیٰ کا حصہ ضرور اسی کی راہ میں خرچ کرے۔

سہارک میں وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی باتوں پر کان دھریں اور خلیفہ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز کے ورثہ کے مطابق اپنی زندگیوں میں سادہ سادہ لباس پہنیں۔ سادہ خوراک کھائیں۔ ایک وقت میں ایک سال سے زیادہ کی رزق رعیت نہ کریں سستے علاقوں کی طرف راجح کریں اور خدا کی خاطر ہر رنگ میں بچت کریں۔ اور پھر وہ تمام بچت اللہ کی راہ میں چڑھ دیں۔ ویسے مٹونک ماذا یفقدون ذل العفو (بقرہ ۲۰۶) لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں وہ کیا کچھ خرچ کریں۔ کہہ دے تمام (امکانی) بچت۔ اللہ تبارک و تعالیٰ یہ نہیں دیکھیں گے۔ کہ اس کی بچت کی مقدار کیا ہے یا ایک پیسہ یا تارو روپیہ یا ایک لاکھ روپیہ۔ لیکن یہ ضرور دیکھا جائیگا

تعلیم اسلام کا دلچسپ اور ایک

مؤرخہ ۲۰ جنوری بروز اتوار میں عربی کے ذریعہ تمام خواب شیخ محمد احمد صاحب مصلح ایدہ دیکھ امیر جماعت ۲۰۰۰ ضلع لاہور۔ پرائیویٹ ڈیپارٹمنٹ اسلام کالج میں عربی زبان کے آٹھ لائسنس ہونے کے سلسلے میں ایک دلچسپ بیچر دیئے گئے۔ سن کا عنوان ہوگا

Arabic & Rhetoric in English

ابن ذوق دہلی عم حضرت کشتیویت کی دعوت دی جاتی ہے۔ (رکھوئی مجلس عربی)

نارتھ ویسٹرن ریلوے ٹرانس میمبر ایکٹ ۱۹۵۶ء

کلرکوں کی بھرتی کیلئے کلرک شاپس میں۔ ڈیپٹی ڈائریکٹر اور دیگر افسروں میں کام کرنے والے کلرکوں کی ۲۲ عارضی آسامیاں گریڈ ۱ اور ۲ کلرکوں کی ۳۵ عارضی آسامیاں گریڈ ۱ پر کرنے کے لئے مغربی پاکستان کے باشندوں کی درخواستیں مطلوب ہیں۔

(نیز ۳۰ آئینس کلرک اور ہم شاپ کلرک مزید بہتر منتظر رہ کر رکھے جائیں گے) مذکورہ بالا آسامیوں میں سے علی الترتیب ایک فیصدی۔ ۷ فیصدی اور ۳۳ فیصدی آسامیاں ان امیدواروں کے لئے جرنیل ڈپٹی ڈائریکٹر مغربی پاکستان کے قبائلی علاقوں ان سے مخصوص ہیں اور ریلوے کے ملازموں کے لڑکوں۔ پوتوں اور چھوٹے بھائیوں کے لئے جن کا گذارہ انہیں پوتوں سے مخصوص ہوں گی۔

نوٹ: یہ دفتر میں بطور کلرک کام کرنے کے لئے عرصہ میں درخواستیں دے سکتی ہیں
I امیدوار اسی مسند پر نوٹس کا سیکشن ڈائریکٹر میں پریکٹس میں باس ہونا چاہیے۔ لیکن مغربی پاکستان کے قبائلی علاقہ داران سے ملحقہ ریاستوں اور ریلوے میں کام کرنے والوں کے لڑکے۔ پوتے اور ان کے چھوٹے بھائی جن کا گذارہ ان پر موقوف ہے تیسرے ڈیپارٹمنٹ میں پاس شدہ بھی لئے جاسکتے ہیں۔

II آئینس کلرکوں کی ٹائپ رائٹنگ کا رفتار ۳۰ حروف فی منٹ ہو۔ لیکن اگر درخواست کنندہ الینٹ سے ایس سے بھی زیادہ تعلیمی قابلیت رکھتا ہو تو یہ شرط نظر انداز کی جاسکتی ہے۔

۳۰ فروری ۱۹۵۶ء کو درخواست کنندہ کی عمر ۱۷ اور ۲۵ سال کے درمیان ہو۔ لیکن اگر درخواست کنندہ گریجویٹ ہو تو ۲۵ سال کی بجائے ۳۰ سال تک بھی منظور کی جاسکتی ہے۔

درخواستیں (جو ہر بڑے ریلوے اسٹیشن پر ایک دوپہر میں لگنا ہے) درخواست کنندہ سے نزدیک ٹری ایبلڈ اسٹیشن کے ذریعہ آئی جائے لیکن اگر درخواست کنندہ گورنمنٹ ملازم ہو تو اپنے ڈیپارٹمنٹ کے افسر کے ذریعہ اپنی درخواست بھیجیں۔ اگر درخواست کنندہ (ڈائریکٹر ڈپارٹمنٹ ۱۳) مغربی پاکستان کے قبائلی خاص رعایت علاقوں اور اس سے ملحقہ ریاستوں (۱۳) آزاد کشمیر، گلگت، پنجاب، بلوچستان میں مستقل رہائش رکھنے والے ریاست جموں کشمیر کے وہ باشندے جو مذکورہ علاقوں میں پاکستان کے کسی اور حصہ میں بطور مہاجر تھیں ہوں (۱۴) مغربی پاکستان ضلع ڈیرہ غازی خان کے قبائلی علاقہ داران کے باشندے ہوں تو ان کے لئے (۱۵) خاص درخواست مذکورہ بالا کی قیمت ایک روپیہ کی بجائے صرف ہم روپیہ (۱۶) متعلقہ عمر میں تین سال کی زیادتی بھی منظور کی جاسکتی ہے۔

تاریخ درخواستیں وغیرہ مطلوبہ درخواستیں مذکورہ بالا فارم پر مع نقل سرٹیفکیٹ وغیرہ

ڈیپارٹمنٹل سپرنٹنڈنٹ ٹرانس میمبر شاپس میں ڈیپارٹمنٹل آفیسر اور دیگر افسروں کی خدمت میں ۲۰ فروری ۱۹۵۶ء تک پہنچ جانی چاہیں۔ جو درخواستیں ۲۰ فروری کے بعد آئیں گی یا نامکمل ہوں گی یا ترتیب میں ریپلائیٹ کیسٹ کی صورت میں (بائیں شاخ ملازمین گورنمنٹ) نہیں آئیں گی ان پر تعلقہ طور نہیں لیا جائے گا۔ درخواست کنندہ کو اگر امتحان یا انتخاب کے لئے بلا ہوا جائے گا۔ تو نہیں کوئی سفر خرچ وغیرہ یا الالونس ادا نہیں کیا جائے گا۔ نیز کسی متعلقہ درخواست سے اس بارہ میں کوئی تعلقہ ثابت بھی نہیں کی جائے گی۔

(شیخ - ای - ایم) ڈیپارٹمنٹل پرسنل آفیسر ورک شاپس

مذہب کی طرف مشرق دہلی کے مشرق

امریکی منصوبے کی وضاحتیں دہلی

تاہم ۱۰ جنوری ۱۹۵۶ء کو صدر امریکہ نے ہارنر کے ہاؤس میں مشرق دہلی کے مشرق دہلی کی فوج اور انصاف اور اللہ کے بارے میں جو منصوبہ پیش کیا ہے برطانیہ کا بقول صدر امریکہ ہے اور حکومت امریکہ سے اس کے اہم حصوں کی وضاحت کی درخواست کی ہے صدر امریکہ نے یہ بات ایک یورپی اخبار میں کو اسٹریڈیو دیتے ہوئے کہا جو اسے سینا اور فوج سے امریکی فوجوں کے اٹھانے کے بارے میں بتائے گا کہ اگر صدر امریکہ تمام امریکی ذمہ داریوں کے مطابق نہیں تو ایک نیا جھگڑا شروع ہو جائے گا۔ روس اور امریکہ کے تعلقات پر روشنی ڈالنے ہوتے صدر امریکہ نے کہا کہ مغربی طاقتیں مصر کی قسم کو امداد دینے سے انکار کرتی رہیں۔ اور انہوں نے ہمارے دہشتے میں منت نئی روگائیں کھڑی کیں۔ لیکن روس نے مصر کو امداد اور اصلاحاتی دونوں طرح کی امداد دیا ہے

دعائے مغفرت

میرے بڑے بھائی سلیم عبدالرحمن صاحب دولت فضل دین صاحب المعروف عبداللہ حجام مورخہ ۱۷ جنوری کو تانا لیا تو مال میں حرکت قلب نہ ہو جانے سے اچانک وفات پانگے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بڑے مجلس احمدی تھے صرف ایک مقامی جنت میں سرکاری مال کے ذائقے سر انجام دیتے تھے احباب دی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے ان کے پس ماندگان کا حامی دناہر ہر امداد انہیں صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین خاکسار عبدالکریم امین لیس نے بھائی محمد چیمبرٹ

اسلام احمد ایت اور دیگر مذاہب کے متعلق سوال اور جواب انگریزی میں کارڈ آنے پر مفت عبداللہ دین سکندر آبادکن

عزیز محمد حسین شاہ پوری صاحب رضاعاری بن جبارین۔ کوئی کا خطہ ہے برہگان سلسلہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفا کے کام دے اور جلا وطنی کے آئین۔ (محمد اعجاز)